119540 ـ اگر ملازمت نہ کرے تو طلاق کی دھمکی

سوال

اور الحمد للہ میں نے اسلام قبول کر لیا ہے، اور ایك مسلمان شخص سے شادی شدہ ہوں ہماری اولاد نہیں ہے، میں یہاں یورپ میں ایك فیكٹری ملازم تھی لیكن اب اس فیكٹری نے كام بند كر دیا تو میری ملازمت ختم ہو گئی، میں بہت خوش ہوں كیونكہ میں گھر میں رہنا چاہتی تھی اور ملازمت میں مرد و عورت كا اختلاط بھی تھا.
مشكل یہ ہے كہ میرے خاوند كی آمدنی بہت كم ہے اس مہنگائی كے دور میں اس سے خرچ پورا نہیں ہوتا، اسی طرح خاوند كے اپنے ملك میں غریب بھائی بھی ہیں ان كی مدد كرنا بھی ضروری ہے اس لیے وہ چاہتا ہے كہ میں بھی ملازمت كروں میں نے مرد و عورت كے اختلاط كے بغیر ملازمت بہت تلاش كی لیكن نہیں مل سكی.
میں نے جرمنی میں ایك عالم دین سے رابطہ كیا تو اس نے میرے خاوند كو بتایا كہ میرا گھر میں رہنا افضل ہے، لیكن میرا خاوند انكار كرتا ہے اور میری ملازمت پر مصر ہے، اس نے مجھے كہا ہے كہ: اگر تمہیں ایك ماہ میں ملازمت نہ ملی تو میں تجھے طلاق دے دوں گا میرا سوال یہ ہے كہ:
كیا میں كسی شخص اور اس كی بیوی سے یہ كہہ سكتی ہوں كہ وہ مجھے اپنے پاس گھریلو ملازمہ اور بچے كی پرورش كرنے كے لیے ركھ لیں ؟
اور اگر مجھے كوئی حلال كام ملیں تو كیا میرے لیے یہ ملازمت كرنا لازم ہے، برائے مہربانی مجھے بتائیں كہ اب میں كیا كروں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

خاوند پر بیوی كے اخراجات اور اس كی رہائش اور كھانا وغیرہ كے اخراجات واجب ہیں، اور بیوی پر اس میں سے كچھ بھی واجب و لازم نہیں اگرچہ بیوی ملازمت بھی كرتی ہو یا مالدار بھی ہو.

اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

چاہیے كہ مالدار اپنی وسعت كے مطابق خرچ كرے الطلاق (7).

اور نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" اور تمہارے ذمہ ان بیویوں کی روزی اور ان کا لباس ہے اچھے طریقہ سے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سفیان کی بیوی ہند رضی اللہ تعالی عنہما کو فرمایا تھا:

" تم اس کے مال سے اتنا لے لو جو تمہاری اولاد کے لیے کافی ہو اچھے طریقہ سے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5364).

دوم:

اصل تو یہی ہے کہ وہ عورت اپنے گھر میں ہی رہے اور بغیر ضرورت گھر سے باہر مت نکلے، اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم اپنے گھروں میں ٹکی رہو، اور قدیم جاہلت کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کو ظاہر مت کرو الاحزاب (33).

یہ خطاب اگرچہ ازواج مطہرات کو ہے، لیکن مومنوں کی عورتیں اس مسئلہ میں ان کے تابع ہیں، اور یہ خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو ان کے شرف اور مقام و مرتبہ کی بنا پر ہے، اور اس لیے بھی کہ وہ مومن عورتوں کے لیے قدوہ اور نمونہ ہیں.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" عورت ساری کی ساری ستر ہے، اور جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے، عورت اللہ کے سب سے زیادہ قریب اسی صورت میں ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے آخری اور انتہائی گہرائی میں ہو "

اسے ابن حبان اور ابن خزیمہ نے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الاحادیث الصحیحہ حدیث نمبر (2688) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے لیے مسجد میں آ کر نماز ادا کرنے کے متعلق فرمایا:

" اور ان کے گھران کے لیے بہتر ہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (567) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

سوم:

عورت کے لیے مرد و عورت کی اختلاط والی جگہ پر کام کاج اور ملازمت کرنا حرام ہے، کیونکہ اس اخلاط میں بہت ساری خرابیاں اور ممنوعات پائی جاتی ہیں جو مرد اور عورت دونوں کے لیے باعث ضرر ہیں.

لیکن عورت کے لیے مباح کام جہاں مرد و عورت کا اختلاط نہ پایا جاتا ہو وہ درج ذیل ضوابط کے تحت جائز ہے:

- عورت کو کام کی ضرورت ہو.

- وہ کام اور ملازمت عورت کی خلقت کے شایان شان اور موافق ہو، مثلا لیڈی ڈاکٹر اور نرسنگ، اور ٹیچنگ، اور کپڑے سلائی کرنا وغیرہ.

- وہ کام اور ملازمت صرف عورتوں کے شعبہ میں ہو جس میں مرد و عورت کا بالکل اختلاط نہ پایا جائے.

- عورت اپنی ملازمت میں شرعی پردہ کا مکمل اہتمام کرے.

- اس کی ملازمت اور کام کے نتیجہ میں اسے بغیر محرم حرام سفر نہ کرنا پڑتا ہو.

- ملازمت کے لیے اس کے گھر سے باہر نکلنے میں حرام کا ارتکاب نہ کرنا پڑتا ہے، مثلا ڈرائیور کے ساتھ خلوت، یا خوشبو لگا کر نکلنا جسے اجنبی مرد سونگھیں.

- اس ملازمت اور کام کی بنا پر واجب و فرائض مثلا گھر کی دیکھ بھال اور خاوند اور اولاد کے کام کاج ضائع ہونے کا باعث نہ بنے.

شیخ محمد صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت کے لیے کام کاج اور ملازمت کی مجال یہ ہے کہ وہ عورتوں کے ساتھ مخصوص ہو، مثلا لڑکیوں کی تعلیم میں ملازمت کرے، چاہے وہ آفس میں ہو یا فنی، اور اپنے گھر میں عورتوں کے کپڑے سلائی کر لے، یا اس طرح کا کوئی اور کام جو صرف عورتوں کے لیے مخصوص ہو.

لیکن ایسا کام جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہے وہ عورت کے لیے جائز نہیں کیونکہ اس سے مرد و عورت کا اختلاط لازم آتا ہے، اور یہ بہت عظیم اور خطرناک فتنہ و خرابی ہے جس سے بچنا اور اجتناب کرنا ضروری ہے.

اور یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میں نے اپنے بعد مردوں کے لیے عورتوں سے زیادہ نقصاندہ فتنہ نہیں چھوڑا، اور یہ کہ بنی اسرائیل میں بھی عورتوں کا فتنہ تھا "

اس لیے آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کو فتنے اور فساد والی جگہ اور اس کے اسباب سے ہر حالت میں محفوظ رکھے " انتہی

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ (2 / 981).

چہارم:

بچے کی پرورش اور دیکھ بھال کی ملازمت کرنا اگر تو آپ یہ اپنے گھر میں کریں تو اس میں کوئی اشکال نہیں، اور اگر جن کے بچوں کی پرورش کرنی ہے ان کے گھر میں ہو تو پھر بچے کے والد کے ساتھ خلوت اور دوسری ممنوعہ اشیاء سے احتراز کرنا ضروری ہے، مثلا مردوں سے مصافحہ کرنا اور انہیں دیکھنا اور بغیر ضرورت کے ان سے بات چیت کرنا.

آپ پر ملازمت کرنا واجب اور ضروری نہیں چاہے وہ کام مباح ہی کیوں نہ ہو، لیکن اگر آپ کے خاوند نے عقد نکاح میں ملازمت کرنے کی شرط رکھی ہو تو پھر اس صورت میں واجب ہوگا.

اور اگر آپ کو خدشہ ہو کہ خاوند آپ کو طلاق دے دے گا تو پھر آپ کو دونوں میں سے ایك کا اختیار ہے چاہے ملازمت کریں یا پھر طلاق لے لیں، لیکن اس حالت میں آپ کے لیے بہتر یہی ہے کہ آپ کوئی ایسا کام اور ملازمت تلاش کریں جو مباح ہو، اور ان شاء اللہ آپ کو ایسا کام مل جائیگا، کیونکہ ملازمت کی تنگی اور کڑواہٹ طلاق سے آسان ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کی تقوی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو اللہ پر توکل کرتا ہے تو اللہ اس کو کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کر کے ہی رہیگا، اللہ تعالی نے ہر چي زکا ایك اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 ـ 3).

اللہ سبحانہ و تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کے حالات کو درست فرمائے، اور آپ دونوں کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری پر جمع کرے.

واللہ اعلم .